تحفۂ نظامیہ

از حضرت مخدوم الانام شیخ الاسلام قاری
امیر نظام الملۃ والدین القادری الکاکوروی المعروف
بشیخ بھیکہ و شاہ بھکاری متوفی سنہ ۹۸۱ھ

مع ترجمہ

جناب مولوی محمد تقی حیدر صاحب علوی کاکوروی

در مطبع سرکاری ریاست رامپور طبع شد
سنہ ۱۹۲۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الواحد الموجود بوجودہ الشاہد المشہود بشہودہ
والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد الحامد المحمودہ والساجد المسجودہ وعلیٰ آلہ
واصحابہ العابدین لمعبودہ **اَمَّا بَعۡد** بندہ احقر نظام الدین حیدر
المعروف بہ تقی حیدر غفرلہ العلی الاکبر ناظرین حقیقت شائقین معرفت سے عارض مدعا ہے
کہ بعد از ترتیب رسالہ فیوض العارفین مین ایک روز کتب خانہ قدیمی خانقاہ عالم پناہ
کاظمیہ مین ایک کتاب تلاش کر رہا تھا اسی اثنا مین حسن اتفاق سے ایک مجموعہ مین
مجکو یہ رسالہ مختصرہ فارسی ملا جسکے اخیر مین یہ عبارت تھی کہ "تمام شد رسالہ ہذا مصنفہ
حضرت مخدوم ماشاہ بھیکہ قدس سرہ العزیز بدست خاکپائے قلندران طفیل علی عفو
منقول عنہ از دستخط حضرت مخدوم مزین بود" جسکو پڑھکر فرط مسرت سے مین باغ باغ
ہوگیا اور مجکو اپنی خوش قسمتی پر یہ ناز ہوا کہ جس چیز کی تلاش حضرت غوث ملت شاہ
تراب علی قلندر قدس سرہ الاطہر کو عرصہ تک رہی وہ نعمت غیر مترقبہ مجکو گہر بیٹھے ملی یعنی
اسوقت حضرت مخدوم قدس سرہ کی کوئی تصنیف دستیاب نہوئی الحمد للہ کہ
مجکو اسمین فی الجملہ کامیابی ہوئی اس رسالہ کے حضرت مخدوم قدس سرہ کی تصنیف
ہونیکا مجکو ہرگز یقین نہوتا اگر وہ عبارت مندرجہ صدر میری نظر سے نہ گذرتی کیونکہ

حضرت شیخ طفیل علی صاحب اوّل تو مرید و مسترشد خاص و مجاز باختصاص حضرت عارف باللہ
شاہ محمد کاظم قلندر کاکوری کے تھے دوسرے حضرت مخدوم صاحب کی اولاد سے ہیں انکا سلسلۂ نسب حضرت
مخدوم صاحب تک آٹھ واسطوں سے پہنچتا ہے۔ یہ رسالہ اصل مین تین سوالونکا جواب ہے جو سائل نے
حضرت مخدوم صاحب سے کئے تھے یہ تو پتہ نہین چلتا کہ سائل کون شخص اور کس حیثیت کا تہا
مگر میرے خیال ناقص مین انہین کے کسی خلیفہ یا مسترشد مثلاً شمس الدین خان کو کہ یا مولانا عبد الرشید
ملتانی یا میر شرف الدین سگارپوری وغیرہ مین سے کسی نے کئے ہونگے علاوہ اس رسالہ کے حضرت مخدوم
صاحب کی تصنیف سے یہ کتابین ہین کتاب منہج اصول حدیث مین کتاب معارف علم تصوف مین
ترجمہ رسالہ ملمات قادری مصنفہ حضرت سید عبد الرزاق ابن حضرت غوث الثقلین قدس سرہما انہین
کتابونکی حضرت غوث ملت قدس سرہ کو بہت تلاش ہی اپنے ایک مکتوب مین بہی انہون نے
امیر عاشق علیخان بہادر خلف الرشید حضرت شیخ طفیل علی مسبوق الذکر کو انکی جستجو کی تاکید فرمائی ہے
یا ین الفاظ۔ لہٰذا بہرحال تلاش چند کتب ضرور ہست یکی شرح ملمات مصنفہ سید عبد الرزاق
کہ جد حضرت مخدوم نوشتہ اند دیگر شرح عوالم جنیدی کہ میر ابراہیم نوشتہ اند دیگر منہج تصنیف
حضرت مخدوم دیگر معارف تصنیف حضرت مخدوم قدس سرہٗ باقی دیگر آنچہ در فہرست سابق
نوشتہ بودم یاد باشد و تلاش باید غالب کہ بہم رسد انتہی۔ مگر افسوس کہ دست برد زمانہ سے
ان کتابونمین سے کسیکا بہی پتہ نہین یہ رسالہ جس پایہ کا ہے اسکی بابت تحریر کچہ کہنا یا لکہنا
چہوٹا منہ بڑی بات ہے اسکی مضامین سے خود ہی ظاہر ہے کہ حضرت مخدوم نے کیسے کیسے جواہر آبدار
حقائق و معارف کے طالبین حق کو عطا فرمائی ہین جنکی قدر و قیمت کا اندازہ بہی کچہ مبصرین

جواہر معارف ہی کر سکتی ہین ؎ بسو گند گفتن کہ زمغربی است ؛ چہ حاجت محک خود بگوید
کہ چیست - کئی مرتبہ اسکو بغور و تأمل سے پڑہا اولاً یہ ارادہ کیا کہ اسکو بجنسہ چہپوا دون
مگر پھر اس امر پر نظر کرکے کہ فی زماننا جو بیگانگت زبان فارسی سے بالعموم ہو رہی ہے وہ اس سے
عام طور پر استفادہ کئے جانے مین ہارج ہوگی - مناسب معلوم ہوا کہ اصل رسالہ مع ترجمہ کے
شائع کیا جائے امید ہے کہ ذی فہم طالبین کو خاص طور پر اس سے فوائد حاصل ہونگے اور انسے مین
دعای خیر کا مستدعی ہون خدا میری اس ناچیز خدمت کو مقبول کرے اور روح اقدس حضرت
مخدوم قدس سرہٗ کی اسکی اشاعت سے مسرور اور میری حال زار پر توجہ فرما ہو - چونکہ اصل
نسخہ مین اس رسالہ کا کوئی نام تحریر نہ تھا لہذا مین حضرت مخدوم معظم کے اسم گرامی کی مناسبت سے
اسکا نام **تحفہ نظامیہ** قرار دیتا ہون اور قبل اسکے کہ مین ترجمہ اصل رسالہ شروع کرون
اولاً حضرت مخدوم قدس سرہٗ کا مختصر حال لکھدینا مناسب سمجھتا ہون -

ذکر حضرت قدسی منزلت ترجمان صحیفۂ تصوف باغبان حدیقۂ تعرف شامل تنزیہ و تشبیہ عامل تشبیہ و تنزیہ صدرنشین ایوان صدق و یقین جناب مخدوم قاری نظام الملۃ والدین القادری الکاکوری المعروف بہ شیخ بہیکہ و شاہ بہکاری قدس سرہٗ و روحہ

اسم مبارک آپکا نظام الدین اور عرف شیخ بھکاری اور فرامین شاہی مین شیخ بہیکہ ہے -
آپ علوی نسب قادری مشرب حنفی مذہب تھے سلسلہ نسب آپکا گیارہ ۱۱ واسطہ سے جناب امیر
کرم اللہ وجہہ کو پہنچتا ہے ولادت باسعادت آپکی سن آٹھ سو نوے ۸۹۰ ہجری مین ہوئی آپ
حافظ کلام اللہ و قاری ہفت قرأت اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے - اوائل کتب درسیہ

اپنے والد ماجد حضرت قاری امیر سیف الدین سے اور او اسطاه او اخر مولانا ضیاء الدین
محدث مدنی و قاضی عبد اللطیف ہراتی سے تمام کی۔ بیعت آپکو حضرت امیر ابراہیم ایرجی سے تھی
علوم ظاہر و باطن آپنے بظاہر پانچ بزرگوں سے حاصل کیے اور دو سے اویسی فیضیاب ہوے
اسطرح بواسطہ رجالِ سبعہ کاملین آپکی تکمیل ہوئی۔ رویائے صادقہ مین آپسے حضرت
سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ تمہاری تکمیل سات کاملین سے
ہوگی وہ سات یہ ہین اول آپکے والد ماجد جنسے آپنے علوم درسیہ و اذکار و اعمال حاصل کیے
دوم مولانا ضیاء الدین محدث مدنی سوم حضرت حاجی عبد اللطیف ہراتی چہارم پیر بیعت
و ارشاد حضرت سید ابراہیم بن سید معین الدین ایرجی پنجم حضرت حافظ سید ابراہیم بغدادی
نبیرہ و صاحب سجادہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ششم حضرت محبوب سبحانی سیدنا
محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہفتم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ
نیز آپ حضرت سید عبد الرحیم مجذوب قدس سرہٗ سے بہی فیضیاب تھے۔ آپکی ذاتِ عالی
نہایت ہی جامع کمالات تہی۔ آپ علماء و اولیاءِ عہدِ اکبری مین نہایت سر آوردہ
و ممتاز تھے آپکی حالات و فضائل اکثر حضرات نے اپنی کتابون مین لکھی ہین ملا عبد القادر بدایونی
نے منتخب التواریخ مین سیف الدین ابن ہاشم انوری نے وفیات الاولیاء مین محمد اعظم
بن شمس الدین خان کوکہ نے نتائج اعظمی مین ملا عبد الرشید ملتانی نے زاد الآخرت مین
ملا وجیہ الدین اشرف نے بحرِ ذخار مین ملا عبد الباسط امیٹھوی نے بسط باسطی مین
مولوی عبد الشکور نے تحفۃ الفضلا فی تراجم الکملا مین۔ اور ان سب سے مفصل آپکی

حیات طیبہ کے کل ضروری حالات و اہم واقعات حضرت غوث ملت شاہ تراب علی قلندر علوی قدس سرہ نے کشف المتواری فی حال نظام الدین القاری میں تحریر فرمائے ہین۔ لہذا مین بنظر اختصار اطناب فضول سمجھتا ہون۔ وفات آپکی بقول اصح آٹھہ ذیقعدہ سن نوسو اکاسی ہجری مین بعمر بانوے سال ہوی۔ ۹۸۱ھ

قطعہ تاریخ وفات آنحضرت از جناب مولوی شریف الدین کاکوروی سے

چون نظام الدین قاری شیخ نیک	سوے جنت اسپ ہمت تافتہ
ہشتین ذیقعدہ بود و سال او	در سن ہجری چنین دریافتہ
آن اعداد کامل سال او	نہصد و ہشتاد و یک بشتافتہ

خلفا آپکے یہ حضرات ہوئے۔ حضرت ملا عبدالکریم نبیرۂ آنحضرت۔ ملا عبدالرشید ملتانی مصنف زاد الآخرت ملفوظ آنحضرت و اُستاد حضرت مجدد الف ثانی سرہندی۔ میر شرف الدین شکارپوری۔ شیخ محمد خورجوی۔ شیخ بدیع الدین مانکپوری۔ مولانا نصیر الدین سنبھلی۔ حافظ محب اللہ خیرآبادی مرزا شمس الدین محمد خان کوکہ۔

مزار مبارک آپکا قصبہ کاکوری محلہ جھنجری روضہ مین اپنے والد ماجد کے مزار کے متصل خطیرہ مین واقع ہی۔ یزار و یتبرک بہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق آدم علی صورته وجعل
معرفته بمعرفة نفسه کما قال النبی صلی الله
علیه وآله وسلم من عرف نفسه فقد
عرف ربه والصلوة علی رسوله محمد وآله
اجمعین والله جعل رویة نفسه رویة
ربه کما قال من رانی فقد رای الحق
آن برادر سه سوال نبشته بودند اول آنکه چون مرید
بدستگیری پیر در مقام معرفت برسد خارج از
خود چیزی بیند یا همه در ذات خود دوم آنکه لفظ
تمثل در بعضی نسخه سلوک نبشته اند چه معنی است
سیوم آنکه عاشق با معشوق چون اتصال
یابد بصورت مرد اتصال یابد یا بصورت
زن اکنون از هر سوالے بر حسب املاء وقت
جوابے فقیرانه باید شنید والله اعلم بالصواب
وبه التوفیق والاتمام اعوذ بالله من الدخل
والخلل جواب از سوال اول آنست طائفه

سب تعریفیں اُس خدا کے لئے ہیں جسنے
آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اُسکی معرفت کو
اپنی نفس کی معرفت کا ذریعہ کیا جیسا کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ جسنے اپنے نفس کو پہچانا اُسنے اپنے
رب کو پہچانا اور درود اُسکے پیغمبر محمد صلعم اور اُنکی
اولاد پر جنکی دید کو اللہ نے دید حق قرار دیا ہے جیسا
ارشاد ہے کہ جسنے مجھکو دیکھا حق کو دیکھا۔ بھائی تمنے
تین سوال لکھے تھے اول یہ کہ جب مرید بعد مرشد مقام
معرفت پر پہنچتا ہے تو اپنی ذات سے خارج کوئی چیز
دیکھتا ہے یا سب اپنی ذات میں دوسرے یہ کہ لفظ تمثل جو کہ
بعضی کتب سلوک میں درج ہے اسکے کیا معنی ہیں تیسرے
یہ کہ عاشق کو جب معشوق سے اتصال ہوتا ہے تو بصورت مرد
یا بصورت عورت ہر سوال کا جواب فقیرانہ حسب املاء وقت
سننا چاہیے خدا ہی بہتر جانتا اور توفیق دیتا
اور تمام کراتا ہے اور اُسی سے میں فتنوں اور خللوں سے
پناہ مانگتا ہوں جواب سوال اول یہ ہے کہ طائفہ

اہلِ سلوک میگویند کہ خداوند تعالےٰ را صورت نیست
و شکل نیست زمان نیست مکان نیست برتر از دنست کہ
در نظرِ ما در آید و معرفت بدو راہ نیست و از حقیقتِ
او ہیچکس آگاہ نیست اما چون خداوند تعالےٰ خواہد کہ
با جمال و با کمال خود را بنماید بردار بنماید از ردائے کبریا
صورتِ بشر اگر خواہد کہ بدوستانِ خود تجلیِ خاص
کند تجلی بصورتِ انسان کند کہ این تجلی خاص است
گر تجلی خاص خواہی صورتِ انسان بہ بین
ذاتِ حق را آشکارا اندرو خندان بہ بین
بصورت بشرم ہان وہان غلط نکنی کہ عقل
سخت ضعیف است و عشق سخت غیور پس چون مرید
بدستگیریِ پیر در مقامِ معرفت رسید و معنیِ بشریت
و انسانیت حل گردید بتحقیق در ذاتِ خود مقصود
خود بیند و یابد بعد دیدن معرفت او حاصل کند
من عرف نفسہ فقد عرف ربہ حاکی
این مقام است چون این ذوق حاصل شود
انا الحق خودی خود از زبان سراً و علانیۃً آشکارا گردد

اہلِ سلوک کے نزدیک خداوند تعالےٰ کی نہ
صورت ہی نہ شکل نہ زمان ہی نہ مکان وہ
اس سے بزرگ ہی کہ ہمین نظر آسکے اُسکی معرفت
ذات کی کوئی راہ نہین اور نہ اُسکی حقیقت سے
کوئی آگاہ ہی لیکن جب وہ اپنے جمال و کمال
کے ساتھ اپنا جلوہ دکھانا چاہتا ہی تو ردائے
کبریائی کے پردہ سے صورتِ انسانی مین دکھاتا ہی
جب اپنے دوستو پر تجلی خاص کرنا چاہتا ہے
تو صورتِ انسانی مین تجلی فرماتا ہی کہ یہی تجلی
خاص ہی۔
پس جب مرید بمدد مرشد مقام
معرفت پر پہنچ جاتا ہی اور معنی بشریت
و انسانیت حل ہو جاتے ہین تو وہ اپنی ہی
ذات مین اپنا مقصود پاتا اور دیکھتا ہی پھر
اُسکی معرفت حاصل کرتا ہی من عرف الخ اسی
مقام سے خبر دیتا ہی جب یہ ذوق سر حاصل ہو جاتا ہے
تو خود بخود انا الحق اُسکی زبان پر سراً و جہراً جاری ہو جاتا ہے

اہلِ سلوک میگویند اقرب الطرق الی اللہ تعالیٰ راہ
دل ہست پس ہر کہ براہ دل خدائی را بجوید شتاب
آسان آسان یابد قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ
واین یافت بعد از ریاضتِ بسیار و ذکرِ بیشمار حاصل شود
ولکل شئ صقالۃ وصقالۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ
؎ سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار
زنگار خوردہ کی بنماید جمالِ دوست پس دیدن و
یافتن ہمہ در ذاتِ خود است نہ در خارجِ ذات
قال اللہ تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون
اہلِ سلوک میگویند کہ عالم بر چہار نوع است عالمِ ناسوت
و عالمِ جبروت عالمِ ملکوت عالمِ لاہوت عالمِ ناسوت را
عالمِ ظاہر میگویند و عالمِ ملکوت باطن آن عالمِ ظاہر را
میگویند و جبروت باطن عالمِ ملکوت را میگویند و عالمِ
لاہوت باطن باطن باطن عالمِ ناسوت است عالمِ ملکوت
باطن عالمِ ناسوت است پس ہیچ از عالمِ جبروت نیست
کہ در عالمِ لاہوت با وی نیست و ہیچ از عالمِ ملکوت
نیست کہ عالمِ جبروت با وی نیست و ہیچ از عالمِ ناسوت

اہلِ سلوک کہتے ہین کہ قریب ترین راستہ
حق کیطرف دل کا راستہ ہی لہذا جو شخص دل سے
خدا کو طلب کرے تو بہت جلد اور آسانی
سے پائے قلبِ مومن عرشِ الٰہی ہی اور
یہ یافت بہت ریاضت اور بیشمار ذکر کے
بعد حاصل ہوتی ہی۔ ہر چیز کی صاف کرنیوالی
ایک چیز ہوتی ہی اور قلب کی صاف کرنیوالی
چیز ذکرِ حق ہی پس دیدار و دریافت سب
اپنی ذات مین ہی نہ خارج از ذات حق تعالیٰ
فرماتا ہی کہ وہ تمہارے انفس مین ہی کیون نہین دیکھتے تم اسکو
اہلِ سلوک کہتے ہین کہ عالم چار قسم پر ہی عالمِ ناسوت
عالمِ ملکوت عالمِ جبروت عالمِ لاہوت عالمِ ناسوت کو
عالمِ ظاہر کہتے ہین اور عالمِ ملکوت اس عالمِ ظاہر کے
باطن کو اور عالمِ جبروت باطن عالمِ ملکوت کو اور عالمِ لاہوت
باطن عالمِ جبروت کو پس کوئی چیز عالمِ جبروت کی ایسی نہین ہی
جسکے ساتھ عالمِ لاہوت نہو اور کوئی چیز عالمِ ملکوت کی ایسی نہین ہی
جسکے ساتھ عالمِ جبروت نہو اور کوئی چیز عالمِ ناسوت کی

نیست کہ عالم ملکوت باوے نیست پس ہر کجا کہ ناسوت است
این ہر سہ عالم است مرید چون بدستگیری پیر در منزل
معرفت برسد این در خود مطالعہ کند و گم گردد
خوش گفت آنکہ گفت ؎ لاہوت جبروت بین
جبروت در ملکوت بین ؛ ہر سہ درین ناسوت بین گر
عاقلی گم شو درین پیر مرید را دیدن و یافتن
بالحقیقہ در ذات خود نہ خارج ذات۔ اہل سلوک
میگویند عالم بر دو نوع است عالم کبیر و عالم صغیر
و عالم صغیر انسان را میگویند و الانسان انموذج
ہرچہ در عالم کبیر است در انسان آنہمہ موجود است
چون مرید کہ از انسان است معنی انسان فہم کند
آنچہ در عالم کبیر است ہمہ در ذات خود موجود و مہیا
یابد پس معرفت در ذات خود حاصل کند نہ در
خارج ذات و مرید اگر ہمین معنی در انسان دیگر مطالعہ
کند و باز در خود مطالعہ کند کہ از روی انسانیت ہر دو
یکی است پس مطالعہ این ذات مطالعہ ذات خود بود نہ در خارج ذات
خود و لہذا این طائفہ میگویند کہ غیر حق در جہان

ایسی نہین جسکو ساتہ عالم ملکوت نہو تو جہان
کہین ناسوت ہے یہ تینون عوالم بہی ہین مرید
جب بمدد مرشد منزل معرفت پر پہنچتا ہی
تو یہ سب اپنی مین دیکہتا اور گم ہوجاتا ہی پیر اور
مرید کو دیدو یافت حقیقتاً اپنی ذات مین
ہوتی ہی نہ خارج ذات۔
اہل سلوک کہتی ہین کہ عالم دو قسم پر ہے
عالم کبیر و عالم صغیر۔ عالم صغیر انسان کو
کہتے ہین اور انسان ایک نمونہ ہی کہ جو کچہ
عالم کبیر مین ہی وہ سب انسان مین موجود ہی
جب مرید یعنی انسان معنی انسانیت سمجہتا ہی
تو جو کچہ عالم کبیر مین ہی وہ سب اپنی ذات مین
موجود پاتا ہی اور اپنی ذات سے معرفت حاصل کرتا ہی
نہ خارج از ذات وہ مرید اگر یہ معنی دوسرے مین دیکہے اور پہر
اپنی ذات مین مطالعہ کرے کہ از روی انسانیت دونون
ایک ہین پس تو مطالعہ اسکی ذات کا اپنی ذات مین مطالعہ ہی
نہ خارج از ذات خود اسلئے یہ لوگ کہتی ہین کہ غیر حق عالم مین

اصلا متصور نیست و آنکه غیر حق میگویند غیر اعتباریست
نه غیر حقیقی و این معتبر نیست۔ اہلِ سلوک میگویند کہ
خداوند تعالیٰ چون خواست کہ خود را با صفات چنانچہ
ہست آشکارا کند آئینہ مصطفی پیدا آورد و آن قالب
آدم است بعده در وے تجلی فرمود کما قال النبی
صلعم ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علی صورتہ
فتجلی فیہ ؎ آن پادشاہِ اعظم در بستہ بود محکم ؛
پوشید دلق آدم ناگاہ بر در آمد پس مرید صادق چون
بدستگیری پیر در مقامِ معرفت برسد ذات او را با جمیع
صفات در ذاتِ خود مطالعہ کند و این رباعی
مونسِ وقت گردد رباعی ای نسخہ نامہ الٰہی کہ توئی
وی آئینہ جمالِ شاہی کہ توئی ؛ بیرون ز تو نیست
ہر چہ در عالم ہست ؛ از خود بطلب ہر آنچہ خواہی
کہ توئی ۔ اہلِ سلوک میگویند کہ خدا را از خدا
مخواہ بلکہ از خود خدا را بخواہ کہ یافت خود یافت
اوست و یافت او یافت خود است ؎ روزان متوجہ
بودم و نمی دانستم ؛ شب با تو غنودم و نمی دانستم

بالکل خیال ہی نہیں کیا جا سکتا یہ جو غیر حق
کہا جاتا ہے یہ غیریت اعتباری ہے حقیقی اور یہ
معتبر نہیں۔ اہلِ سلوک کہتے ہیں کہ خداوند
تعالیٰ نے جب اپنی ذات صفات کے ساتھ جیسی کہ ہے
ظاہر کرنا چاہی تو آئینہ مصطفوی بنایا اور
وہ صورتِ آدمی ہے پھر اسمین تجلی کی جیسا کہ
ارشاد نبوی صلعم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو
اپنی صورت پر پیدا کیا اور اسمین تجلی کی۔
پس مرید صادق جب بمددِ مرشد مقامِ
معرفت میں پہنچتا ہے تو اسکی ذات کو مع کل
صفات کے اپنی ذات میں دیکھتا ہے اور یہ
رباعی اسکی مونسِ حال ہوتی ہے کہ ای نسخہ
نامہ الٰہی الخ

اہلِ سلوک کہتے ہیں کہ خدا کو خدا سے نہ مانگ بلکہ
اپنے سے خدا کو مانگ کہ اپنی یافت
اسکی یافت اور اسکی یافت اپنی
یافت ہے۔

ظن بردہ بُدم بخود کہ من من بودم ؛ من جملہ تو بودم و نمیدانستم ۔ و بعضے ازین طائفہ میگویند کہ خود از خدا بخواہ خداوند را از خود کہ یافت خود یافت اوست و یافت او یافت خود است اذا ابصرتہ ابصرتنا و اذا ابصرتنا ابصرتہ ۔ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ؛ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری پس دیدن و یافتن در ذات خود است نہ در خارج ذاتِ خود ۔ چون معرفت بکمال برسد ذات خود و خارج برابر یافتِ مقصود برابر شود سر و دیدہ بدست آر کہ ہر ذرۂ خاک جام جہان نماست چو درو می نگری و از سوال دوم باید شنید کہ چار لفظ در کتب اہل سلوک آمدہ است مثل و مثال و تمثیل و تمثل مثل را کسی قائل نیست کہ لیس کمثلہ شئ کاف زائدہ است کہ لیس مثلہ شئ اما اطلاق لفظ مثال و تمثل و تمثیل نزد اہل حقیقت بر حق سبحانہ روا است و آنرا معنی گویند اما مقصود ما از لفظ تمثل است و کثیر الوقوع است و معانیہا ئی لطیف در و متضمن است این طائفہ میگویند کہ بنا بر این جہان

بعض یہ کہتے ہین کہ خود کو خدا سے اور خدا کو خود سے طلب کر کہ اپنی یافت اُسکی یافت اور اُسکی یافت اپنی یافت ہے جب ہمنے اُسکو دیکھا تو اپنے کو دیکھا اور جب اپنے کو دیکھا تو اُسکو دیکھا لہذا دید و یافت اپنی ذات مین ہے نہ خارج اپنی ذات سے بحالت حصول معرفت تامہ اپنی ذات اور خارج از ذات یافت مقصود کے لئے برابر ہوتی ہے ۔

جواب سوال دوم یہ ہے کہ چار لفظین کتب اہل سلوک مین آئی ہین مثل و مثال و تمثیل و تمثل مثل کا کوئی قائل نہین ہے لیس کمثلہ شئ مین کاف زائد ہے یعنی خدا کی مثل کوئی چیز نہین ہے لیکن الفاظ مثال و تمثیل و تمثل کا اطلاق اہل حقیقت کے نزدیک حق سبحانہ پر جائز ہے اور اُسکے وہ معانی بھی بیان کئے ہین لیکن ہمارا مقصود لفظ تمثل سے ہے جو کثیر الوقوع ہے اور لطیف معانی کو متضمن ہے یہ لوگ کہتے ہین کہ اہر عالم

وآن جہان ہم تمثل است مطلع شدن بر تمثل نہ اندک
کاریست بلکہ معظم اسراریست فتمثل لها بشرا سویا
ہمہ ازین تمثل است ورایت ربی لیلۃ المعراج
علی صورۃ شاب امرد قطط ورایت
ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ فوضع
کفیہ علی کتفی فوجدت بردہما فی صدری
بیان این تمثل است وانکہ پیغمبر علیہ السلام گفت
ایاکم والنظر الی الامارد فان لہم لونا
کلون اللہ تعالی نشان این تمثل است وان
فی الجنۃ سوقا یباع فیہا الصور شاہد
ہمین است ورایت ربی علی صورۃ امی
ہمہ حاکی است اہل سلوک میگویند کہ خداوند تعالی
چون خواست کہ از عالم کنت کنزا مخفیا خود را آشکار
گرداند و ردای معشوقی در برکشد غیرت معشوقی درکار شد
کہ عاشق بجز او دوست ندارد و ہیچ جا بغیری محتاج
نشود لاجرم بصورت جملہ اشیا متمثل گشت تا عاشق او
دوست دارد و بہرچہ رو آرد او باشد پس ای برادران

اور اُس عالم کی بنیاد تمثل پر ہے اور تمثل پر مطلع ہونا کوئی
معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑا کام ہے فتمثل لها بشرا سویا
اسی تمثل سے ہے اور رایت ربی لیلۃ المعراج علی
صورۃ شاب امرد قطط ورایت ربی لیلۃ المعراج
فی احسن صورۃ فوضع کفیہ علی کتفی فوجدت
بردہما فی صدری اسی تمثل کا بیان ہے اور
رسول اللہ صلعم کا ارشاد کہ ایاکم والنظر الی
الامارد فان لہم لونا کلون اللہ اسی
تمثل کا نشان ہے اور ان فی الجنۃ سوقا
یباع فیہا الصور اسی معنی پر گواہ ہے اور
رایت ربی علی صورۃ امی بھی اسی کی خبر دیتا ہے
اہل سلوک کہتے ہیں کہ خداوند تعالی نے جب چاہا
کہ عالم کنت کنزا مخفیا سے ظاہر ہو کر لباس
معشوقی پہنے تو غیرت معشوقی نے یہ نہ چاہا کہ
اسکا عاشق بجز اسکے اور کسی کو دوست رکھے یا کسی جا میں
کسی غیر کا محتاج ہو لہذا بصورت کل اشیا متمثل ہوا تاکہ
عاشق اسیکو دوست رکھے اور جسطرف متوجہ ہو وہی ہو پس

اینهمه که در دنیا و آخرت دیده میشود همه عالم تمثل است
اما دیدن و مطلع شدن بر سر آلهی و برخورداری یافتن
ازین معانی کار هر کس نیست و هر کس لایق نبود و هر چه بینی
یار هست اغیار نیست ٭ غیر او جز توهم و جز پندار نیست
از جمال او همه محکم جلوه‌ها است ٭ لیک هر کس لایق دیدن نیست
خداوند تعالی ما را و جمله برادران را مخصوص آن برادر
را برخورداری ازین عالم تمثل بدهد آمین یا رب العالمین
وازسوال سوم باید شنید اهل سلوک میگویند
نظر الی ذات الهیه صفت کردن بصورت مرد
و نسا از غیر روا نیست اما چون خواهد که عاشق را
وصال دهد گاهی بصورت مرد وصال دهد و گاه
بصورت نسا گاهی بصورت رجال جمال دهد
و گاه بصورت بتان و لیکن اگر بصورت مرد
امرد وصال دهد اولی باشد که این تجلی خاص است
بر عاشقان خاص و اگر بصورت نسا غیر محرم وصال
دهد و بعد وصال اول ثانی دهد اُولی اَولی
باشد زیرا که این تجلی اخص خواص است و عاشقان

کونین میں نظر آتا ہے سب عالم تمثل ہے
لیکن سر آلہی پر مطلع ہونا اور اس سے
فائدہ اٹھانا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ اور
نہ ہر شخص اسکے لایق ہے۔
خداوند تعالے ہم اور سب
بھائیوں کو خصوصًا تمکو اس عالم تمثل سے
برخورداری نصیب کرے آمین
جواب سوال سوم یہ ہے۔ اہل سلوک کہتے ہیں
کہ بنظر ذات الٰہی اسکو متصف بصورت
مرد یا عورت کرنا جائز نہیں لیکن جب وہ
عاشق کو وصل کرنا چاہتا ہے تو کبھی بصورت امرد وصل کرتا ہے
اور کبھی بشکل عورت کبھی بصورت مرد جلوہ نما ہوتا ہے
کبھی بصورت بت لیکن اگر بصورت عورت
وصال نصیب کرے اور بعد وصال اول
وصال ثانی بھی دے تو پہلا وصال
اولے ہے اس لئے کہ یہ تجلی اخص الخواص
عاشقان

اخص است در وصال این متجلی فیہا لذة در لذت
است و ذوق در ذوق است بر زبان بزرگے
کامل و مردے واصل این فقیر حقیر شنیدہ است کہ
پیغمبر علیہ السلام لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل عبارت
از خلوت بی بی عائشہ گفتہ است اہلِ سلوک
میگویند چون عاشق بکمال برسد خود را عین
معشوق می یابد آن ہنگام از رہ بر وصال و فراق
او مخلصی میشود و بزبانِ حال این میگوید سے
معشوق و عشق و عاشق ہر سہ یکیست اینجا چون
وصل در نہ گنجد ہجران چہ کار دارد۔ این زمان
از طلب وصال یافتن بصورت مرد یا بصورت
نسا نباشد و تا ازین بند خلاص نیافتہ باشد
در تنزل بود۔ اہلِ سلوک میگویند چون بر حکم
انا من نور اللہ والخلق کلھم
من نوری جملہ یک نور است و ہر اشیا
بہر صورتے و شکلے درین جہان و ذرات جہان

اخص کے لئے ہی اس وصال مین متجلی فیہا مین
لذت در لذت و ذوق در ذوق ہی۔ مینے ایک
بزرگ کامل و فقیر واصل کی زبان سے سنا ہی
کہ حضرت رسول اللہ صلعم کی مراد لی
مع اللہ الخ سے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے
خلوت ہی۔ اہلِ سلوک کہتے ہین کہ جب عشق
انتہا پر پہنچ جاتا ہی تو عاشق اپنے آپ کو
عین معشوق پاتا ہی اسوقت اسکو وصال و
فراق سے نجات ملجاتی ہی اور وہ بزبان
حال کہنے لگتا ہی۔ سے معشوق و عشق و
عاشق الخ اسوقت طلب وصال مین یافت
بصورت مرد یا بصورت عورت نہین
ہوتی ہی۔ اور جو شخص اس قید سے نجات پاتا ہو
وہ تنزل مین ہی۔ اہلِ سلوک کہتے ہین کہ بر حکم
انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری
سب ایک نور ہی اور ہر چیز ہر صورت
ہر شکل سے اس عالم کی اور ذرہ ذرہ عالم کا

میرے لئے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہی جسمین کسی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کی گنجایش نہین

مین خدا کے نور سے ہون اور تمام خلق میرے نور سے

مالامال است اما ذوق ولذت این کسی یابد که
در نمک زار فنا نمک شده باشد اکنون یک غزلی
باید خواند وتمتع ازو با وصل تمام باید گرفت
از جمع الجمع در تفرقه باید شد واز تفرقه در
جمع الجمع باید رفت واز مجمل در مفصل واز مفصل
در مجمل متوطن باید گشت نهایت سلوک سالک
تا اینجاست پیش ره نیست همه دران مجمل و مفصل
جان داده اند

مالامال ہے لیکن اسکا ذوق اور اسکی لذت وہی
شخص پاتا ہے جو نمک زار فنا مین فنا ہو گیا ہے
اب ایک غزل پڑھکر اُس سے پوری وصال کا فائدہ
حاصل کرنا چاہئے اور جمع الجمع سے تفرقہ مین اور تفرقہ سے
جمع الجمع مین جانا چاہئے اور مجمل سے مفصل اور مفصل سے
مجمل مین متوطن ہونا چاہئے سالک کے سلوک کی انتہا
یہانتک ہے اس سے آگے راہ نہین ہے سب نے اسی مجمل اور مفصل مین جان
دی ہے

بیت

ای ز نورت آفرینش شد مصور در جهان — عقل حیران زین تعجب فهم ابتر در جهان
هر چه اندر عالم است از ذره های کائنات — از نقاب روی تو هر یک منور در جهان
آفتاب است هر ضیا اندر زمین آسمان — یا ستاره نور تو قرص مدور در جهان
گه هلالی میشود این نور اندر طلوع — گه بغیرت در سفر شد بدر انور در جهان
گاه گردی صبح صادق گاه گردی وقت شام — گه شب تاریک گردی گه مقمر در جهان
گاه گردی چرخ گردان گاه گردی وقت شام — گاه گردی روز روشن گه معنبر در جهان
گه نمائی آسمان گون گه نمائی تیره گون — گه نمائی نیلگون شمس گه معصفر در جهان
گاه خانه گاه مهمان گاه صحرا گاه کوه — گاه دهقان گاه مصری گاه شهر در جهان
گه زمین گه آسمان گه درمیان این و آن — گاه تخم و گاه شجر و گه مشجر در جهان
گاه بری گاه بحری گاه هستی بی بنیا — گاه گوهر گاه دریا بحر خضر در جهان

گہ خلایق گہ ملایک گاہ عقل و گاہ فہم | گاہ روحی گہ بشر از جملہ برتر در جہان
گاہ آدم گاہ حوا گاہ شیطان گاہ دیو | گاہ گریان گاہ شادان گاہ غمخوار در جہان
گہ محمد گہ عمرؓ ہم گاہ عثمانؓ گہ علیؓ | گہ نمائی ہمچو آن صدیق اکبرؓ در جہان
از مفصل درگذر بر یک سخن کوتاہ کن | ہر چہ بینی در دو عالم اوست ظاہر در جہان

اہلِ سلوک میگویند چون این معنی بکمال برسد
فرقِ میانِ ذات خود و خارج ذات خود
مرتفع شود زیرا کہ تفرقہ جمع شد و جمع تفرقہ
لا الٰہ الا اللہ و الا اللہ لا الٰہ فی ہذا
سر غامض لا یجوز کشفہ فہم من
فہم والسلام

خداوند تعالےٰ ما را و جمیع طالبان را ازین
اسرار برخورداری بدہد آمین یا رب العالمین
تمت تمام شد رسالہ تصنیف حضرت مخدومنا
حضرتِ شاہ بھیکہ قدس اللہ سرہ العزیز
بہ یدِ خاک پائی قلندران طفیل علی علوی نقل کردہ عنہ
ازین بدستخط حضرت مخدوم مزین بود

اہلِ سلوک کہتے ہین کہ جب یہ معنی کمال کو
پہنچ جاتے ہین تو اپنی ذات اور خارج
از ذات کا فرق اُٹھ جاتا ہے اس لئے
تفرقہ جمع اور جمع تفرقہ ہو جاتا ہے جیسے
لا الٰہ الا اللہ و الا اللہ لا الٰہ اسمین ایک
باریک راز ہے جسکا اظہار جائز نہین
جسنے سمجھا اُسنے سمجھا خدا ہمکو اور کل
طالبین کو اِن اسرار سے فائدہ دے
تمام ہوا رسالہ مصنفہ حضرت مخدومنا
حضرت شاہ بھیکہ قدس سرہ العزیز
بدستِ خاک پائی قلندران طفیل علی علوی منقول عنہ
حضرتِ مخدوم قدس سرہ کی دستخط سے مزین تھا